ہو الحق — یا حسین

ہندوستان بھر میں تمام اہل سنت و جماعت کا واحد ہفتہ وار اخبار ہر ماہ کی ۷/۱۴ ۲۱/۲۸ تاریخوں کو امرتسر سے شائع ہوتا ہے

من یرد اللہ بہ خیرا یفقہہ فی الدین

اخبار الفقیہ

امرتسر (پنجاب)

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت پیشگی آنی چاہیے یا وی۔ پی کی اجازت
(۲) بے رنگ ڈاک واپس کی جائے گی۔
(۳) نمونہ کا پرچہ ۳ کے ٹکٹ آنے پر روانہ ہوگا
(۴) کوئی مضمون جس میں تہذیب کے خلاف ہوگا درج نہ ہوگا۔
(۵) جن مراسلات پر فرستندہ کا نام و پتہ درج نہ ہوگا وہ درج اخبار نہ ہوں گے
(۶) مضامین نہایت خوشخط ہونے چاہییں
(۷) بوقت خط و کتابت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں

(ایڈیٹر)

عام اغراض و مقاصد

(۱) اہل اسلام کی عموماً اور احناف کی خصوصاً حمایت کرنا
(۲) گورنمنٹ اور رعایا کے حقوق کی نگہداشت کرنا
(۳) اصلاح رسوم قبیحہ۔

شرح قیمت اخبار

(۴) رؤسا و عظام سے سالانہ چندہ ۔۔ ؎ ۶ؔ
(۵) عام خریداران سے ۔۔ ؎ ۴ؔ
(۶) ۔۔ ششماہی ۔۔ ؎ ۲ؔ
(۷) ممالک غیر سے سالانہ دس شلنگ

(ایڈیٹر)

جملہ خط و کتابت بنام حکیم معراج الدین احمد نقشبندی ایڈیٹر الفقیہ دراعیں مگزین امرتسر ہونی چاہیے

جلد ۸ | مطبوعہ ۹ - رجب ۱۳۴۳ھ مطابق ،فروری ۱۹۲۵ء یوم شنبہ | نمبر (۵)

نعت شریف

ہر سمت سے آتی ہے یہ صدا کہہ لا الہ الا اللہ
معبود کوئی نہیں اسکے سوا ہے بندگی کرنی اسی کی روا
ہر چار طرف ہے نور اسکا ہے سارے جہاں میں ظہور اسکا
ہر مشکل تیری آساں ہو ہر درد کا تیرے درماں ہو!
کر دیں کی جا تک کوشش ہو محشر میں تیری بخشش ہو
کر حاصل معرفت یزداں ہو راز حقیقت تجھ پہ عیاں
اول ہے وہی آخر ہے وہی باطن ہو وہی ظاہر ہو وہی
تو چاہے اگر جو اپنی بقا ہو عشق خدا میں پہلے فنا
سب چھوڑ بکھیڑا دنیا کا کر ذکر تو ہر دم مولا کا!
رہ شیخ محمد پر قائم پڑھ دل سے نماز اور ہو صائم!
ہر گلشن میں جتنے ہیں شجر ہر بحر و بر ہر ایک حجر
عرفان اسی سے حاصل ہے اس ذکر سے کیوں تو غافل ہے

فرماتے ہیں یہ شاہ دو سرا کہہ لا الہ الا اللہ
ہے خاص یہی توحید خدا کہہ لا الہ الا اللہ
جلوہ ہے اسی کا ہر اک جا کہہ لا الہ الا اللہ
لازم ہے تجھے یہ صبح و مسا کہہ لا الہ الا اللہ
گھر خلد میں ہوگا تجھکو عطا کہہ لا الہ الا اللہ
یہ قول ہے اہل طریقت کا کہہ لا الہ الا اللہ
مرشد سے یہ نکتہ مجھکو ملا کہہ لا الہ الا اللہ
ملکوت کر الفت غیر سے لا ۔ کہہ لا الہ الا اللہ
یہ توشہ خوب ہے عقبیٰ کا کہہ لا الہ الا اللہ
کر حج و زکوٰۃ دے اور صدا کہہ لا الہ الا اللہ
تسبیح خدا کرتے ہیں ادا کہہ لا الہ الا اللہ
ہر قلب میں نور آنکھوں میں ضیا کہہ لا الہ الا اللہ

لازم ہے حقیر اب تجھکو یہی رکھ یاد خدا کر سب کی نفی
ہو نام محمد پر تو فدا کہہ لا الہ الا اللہ!

شکریہ و شکایات

جنوری ۱۹۲۵ء کی ۱۵ تاریخ سے ۳۱ جنوری ۱۹۲۵ء تک کے اندر جن صاحبان نے الفقیہ کی توسیع اشاعت میں گرم کوشش فرما کر جدید خریدار پیدا کیے بنیاز مند ایڈیٹران سب کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہے اور دوسرے ارباب ہمم کی خدمت میں باز التماس ہے کہ وہ بھی اس طرف اپنی توجہ فرما کر داخل حسنات ہوں۔

عالیجناب محمد مصطفٰے علیخان صاحب حیدرآباد دکن ۲ خریدار ۔ عالیجناب مولوی شریف صاحب ۔ خریدار ۔۔۔ ۱ خریدار ۔ عالیجناب حکیم قاضی رحیم بخش صاحب ۔۔۔ امام مسجد گوجرانوالہ ۲ خریدار ۔ عالیجناب حکیم سید احمد اللہ صاحب ۔۔۔ ۱ خریدار ششماہی ۔ عالیجناب سید فضل شاہ صاحب ۔۔۔ ۱ خریدار ۔ عالیجناب مولوی غلام محی الدین صاحب میاں ونڈ ۱ خریدار ۔ عالیجناب میاں غلام رسول صاحب بیرون چاٹی ۔۔۔ ۱ خریدار ۔ عالیجناب شہزادہ خدیو الملک پشاور ۱ خریدار ۔ عالیجناب محمد سکندر علیخان صاحب جونپور ۱ خریدار ۔ عالیجناب محمد ابراہیم صاحب پنڈوری میاں صاحب ۱ خریدار ششماہی ۔ کل ۔۔۔ خریدار ہوئے ۲ خریدار ۔۔۔ ایکسال کیلئے ۱ ششماہی۔

جنوری ۱۹۲۵ء میں ۳۰ خریداران الفقیہ نے خریداری الفقیہ سے علیحدگی اختیار کی اور جاتے جاتے مزید ۔۔۔ کے خرچ کا ۔۔۔

غیر مقلدین کی فقہ

اور

عبداللہ بنارسی کا ایمان

(نمبر ۱۰)

غیر مقلدین کی فقہ کے بائیسویں مسئلہ کا بقیہ

قولہ۔ اہلحدیث حضرت معاویہ کے منقبت کے قائل ہیں

اقول۔ غلط ہے وحید الزمان کا قول تو سن چکے ہو نگے سنئے! اسحق بن راہویہ کہتا ہے۔ لم یصح فی فضائل معاویۃ شئی (فتح الباری جز ۱۴ ص ۲۰۳) امام بخاری نے بجائے فضائل یا مناقب کے ذکر معاویہ کا باب کیوں باندھا۔ امام نسائی کو جب کہا گیا کہ معاویہ رضی اللہ عنہ کے فضائل میں بھی کتاب لکھو جیسے کہ آپ نے مناقب علی میں لکھی ہے۔ تو اس وقت انہوں نے کیا جواب دیا عبدالرزاق بن ہمام جو ایک بڑا محدث تھا جب اس کے سامنے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا ذکر ہوا۔ تو اس نے کہا لا تقذر مجلسنا بذکر ولد ابی سفیان کہ ابوسفیان کے بیٹے کا ذکر کر کے ہماری مجلس کو پلید نہ کر۔ (نعوذ باللہ) دیکھو میزان ذہبی۔

قولہ۔ شامی میں ہے۔ کان علی ومن تبعہ من اہل العدل وخصمہ من اہل البغی۔

اقول۔ تمہارا نواب ہدایۃ السائل کے ص میں لکھتا ہے:

"خارجین بر علی مرتضی ومحاربین او ومصرین بر آں کہ توبہ شان ثابت نہ شدہ بغات اند وعلی محق بود وایشاں مبطل"

نیز نواب "السراج الوہاج ص ۴۱۶" میں قاضی شوکانی کی فتح ربانی سے نقل کرتا ہے۔ کہا قاضی شوکانی نے

ان الخارجین علی امیر المؤمنین علی رضی اللہ عنہ المحاربین لہ المصرین علی ذالک الذین لم تصح توبتہم بغاۃ وانہ المحق وہم المبطلون۔

(السراج ص ۴۱۶)

اسی صفحہ میں لکھتا ہے۔ قال اہل العلم ہذا الحدیث حجۃ ظاہرۃ فی ان علیا کرم اللہ وجہہ کان محقا مصیبا والطائفۃ الاخری بغاۃ یعنی حضرت علی کرم اللہ وجہہ حق پر تھے اور دوسرا گروہ یعنی حضرت معاویہ اور ان کے ساتھی باغی تھے۔ دیکھو نواب صدیق وقاضی شوکانی جو تمہارے فرقہ کے مسلم پیشوا ہیں۔ وہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو باغی قرار دیتے ہیں۔ پر کس ڈھٹائی سے یہ مسئلہ حنفیہ کے ذمہ لگایا جاتا ہے۔ حالانکہ حنفیہ اس میں اجتہادی خطا سمجھتے ہیں جس میں کوئی گناہ نہیں۔ نہ اس سے انکی عدالت میں خلل آتا ہے۔ فافہم۔

قولہ۔ شرح عقائد نسفی میں ہے غایۃ امرہم البغی والخروج

اقول۔ بنارسی نے اس عبارت کا ترجمہ صحیح نہیں کیا۔ صاحب کتاب نے غایۃ امرہم فرمایا ہے۔ نہ یہ کہ وہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے خروج وبغاوت کا قائل ہے۔ بلکہ علی سبیل التنزل لکھتا ہے کہ زیادہ سے زیادہ ان کے لئے بغی وخروج کا طعن ہے جو موجب لعن نہیں۔ بلکہ وہ تصریح کرتا ہے۔ کہ صحابہ کرام کے آپس میں جو مخالفات ومحاربات واقع ہوئے ہیں۔ وہ اجتہادی خطا تھا۔ (شرح عقائد ص ۱۱۴)

قولہ۔ صدر الشریعۃ نے تو حضرت معاویہ کو بدعتی بنا دیا۔ دیکھو شرح وقایہ وتوضیح۔

اقول۔ شرح وقایہ اور توضیح میں ہے۔ ان القضاء بشاہد ویمین بدعۃ واول من قضی بہ معاویۃ۔ یعنی ایک گواہ اور قسم کے ساتھ فیصلہ کرنا بدعت ہے۔ اور معاویہ پہلا وہ شخص ہے۔ جس نے ایک گواہ اور قسم کے ساتھ فیصلہ کیا۔ بنارسی نے اس قول سے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو بدعتی سمجھ لیا۔ لیکن یہ نہ سمجھا کہ صحابی کا فعل بدعت شرعی نہیں ہو سکتا۔ خصوصاً جبکہ وہ فعل رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی مروی ہے۔ تو یہاں بدعت سے بدعت ضلالت مراد نہیں ہے۔ صاحب توضیح فرماتے ہیں۔ لیس المراد ان ذلک امر ابتدعہ معاویۃ فی الدین بناء علی خطائہ کالبغی فی الاسلام ومحاربۃ الامام وقتل الصحابۃ لانہ قد ورد فیہ الحدیث الصحیح بل المراد انہ امر مبتدع لم یقع العمل بہ الی زمان معاویۃ لعدم الحاجۃ الیہ۔ یعنی اس بدعت سے مراد یہ نہیں کہ معاویہ نے دین میں کوئی نئی بدعت پیدا کر دی ہے۔ اس کی خطا کی بنا پر جیسے اسلام میں بغی اور محاربہ اور قتل صحابہ۔ کیونکہ اس میں صحیح حدیث آچکی ہے اور جس امر میں صحیح حدیث آچکی ہو۔ وہ بدعت نہیں ہو سکتی تو اس سے مراد یہ ہے کہ یہ امر نیا ہے۔ معاویہ کے زمانہ تک اس پر عمل نہیں ہوا۔ علاوہ اس کے یہ قول جو صدر الشریعۃ نے نقل کیا ہے اہلحدیث کے ایک امام کا قول ہے حنفیہ کا قول نہیں۔ جیسے کہ بنارسی نے شرح وقایہ اور توضیح میں دیکھکر حنفیہ کے ذمہ لگا دیا۔ یہ قول تو زہری محدث کا ہے۔ قال ابن ابی شیبۃ ثنا حماد بن خالد عن ابن ابی ذئب عن الزہری قال ہی بدعۃ واول من قضی بہا معاویۃ۔ وہذا السند علی شرط مسلم (جوہر النقی جلد ۲ ص ۲۳۹) شیخ عبدالحی لکھنوی نے بھی تعلیق الممجد میں اس قول کو بحوالہ ابن ابی شیبہ نقل کیا ہے امام محمد رحمہ اللہ نے بھی موطا میں ذکر کیا ہے۔ پس اگر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو بدعتی بنایا ہے تو آپ کے اہلحدیث نے نہ حنفیہ نے۔ فما ہو جوابکم فہو جوابنا۔

اور یہ جو لکھا ہے کہ صاحب توضیح نے ان کو قاتل صحابہ باغی محارب لکھا ہے۔ اس میں خود صاحب توضیح نے خطا کی تصریح کی ہے۔ یعنی اجتہادی خطا تھا۔ اور خطائے اجتہادی پر مواخذہ نہیں۔ فافہم وکن من الشاکرین۔

غیر مقلدین کی فقہ کا تئیسواں مسئلہ

نکاح کا اعلان دف ومزامیر وغناء سے مستحب ہے بلکہ واجب ہے۔ (نزل الابرار ج ۲)

مولوی وحید الزمان لکھتا ہے۔ یندب اعلان النکاح ولو بضرب الدفوف واستعمال المزامیر والتغنی ونحوہم فی النکاح والاعیاد ومراسم الافراح کالختان وغیرہ فقد اخطاء لصحیح ہو ان تقاس المزامیر المرسومۃ فی کل بلد علی الدف الوارد فی الحدیث بل الظاہر یقتضی وجوب ضرب الدفوف فی النکاح اذا قدر علیہ۔ پھر اس کے آگے لکھتا ہے۔ وقد ثبت عن رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) التحریض والترغیب للہو فی النکاح حیث قال فہلا لہو فان الانصار یعجبہم اللہو وقد سمع الغناء فی نکاح الربیع بنت معوذ بن عفراء۔ رواہ البخاری۔ یعنی نکاح کا اعلان

مندوب ہے۔ اگرچہ دفوف بجانے اور باجا کے استعمال اور گانے سے ہو۔ اور جو شخص نکاح اور ولیمہ اور دیگر مراسم فرح مثل شادی ختنہ وغیرہ میں اس گانے بجانے کو حرام سمجھتا ہے۔ اوس نے خطا کی ہے۔ اور صحیح یہی ہے۔ کہ ہر شہر کے مروجہ باجے اس پر قیاس کئے جاویں۔ جو حدیث میں وارد ہے۔ بلکہ حدیث کا ظاہر دف بجانے کے وجوب کا مقتضی ہے۔ جبکہ (شادی کرنیوالا) اوس پر قادر ہو۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے نکاح میں لہو کی ترغیب و تحریص ثابت ہے کہ آپ نے (ایک شادی میں) فرمایا اس میں لہو کیوں نہیں۔ انصار کو تو لہو پسند ہے۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ربیع بنت معوذ کے نکاح میں گانا سنا۔ جسکو بخاری نے روایت کیا۔

اس مسئلہ میں وحید الزمان نے اپنا استدلال احادیث سے بیان کر دیا تاکہ معلوم ہو جائے۔ کہ یہ مسئلہ اہلحدیث کا ہے۔ لیکن بنارسی اس کو بھی حسب عادت فقہ حنفیہ کا مسئلہ کہتا ہے۔ حالانکہ کسی فقہ کی کتاب میں سے گانے کو بعہ مزامیر واجب یا مستحب نہیں دکھا سکا پھر افسوس کہ اسکو ناحق افترا کرنے میں کچھ بھی خدا کا خوف نہ آیا۔

قولہ۔ درمختار میں ہے۔ بعض حنفیہ نے شادی میں گانے کی اجازت دی ہے۔ جیسا کہ شادی میں ڈھول بجانا جائز ہے اور بعض فقہاء نے مطلقاً گانا مباح قرار دیا ہے۔

اقول۔ افسوس کہ بنارسی متعصب کو تعصب نے ایسا اندھا کر دیا ہے۔ کہ دیدہ و دانستہ حق سے اغماض کرتا ہے۔ درمختار کی جو عبارت اس نے لکھی ہے۔ اس میں گانے بجانے کا وجوب یا استحباب کہاں ہے؟ علاوہ اس کے اسی عبارت کے آگے ایک سطر بھی لکھ دیتا۔ تو اس کا سارا تانا بانا کھل جاتا۔ صاحب درمختار آگے فرماتے ہیں۔

ومنہم من کرھہ مطلقا انتہی وفی البحر والمذھب حرمتہ مطلقا فانقطع الاختلاف بل ظاھر الھدایۃ انہ کبیرۃ ولو لنفسہ واقرہ المصنف

یعنے بعض فقہائے نے مطلقاً گانے کو مکروہ سمجھا ہے۔ اور بحرالرائق میں ہے کہ مذہب حنفی میں مطلقاً حرام ہے تو کوئی اختلاف نہ رہا۔ بلکہ ظاہر ہدایہ کا یہ ہے۔ کہ گانا کبیرہ ہے اگرچہ اپنے نفس کے لئے ہو۔ معلوم ہوا۔ صاحب درمختار نے اختلاف کو نقل کر کے اصل مذہب میں مطلقاً حرمت لکھا ہے۔ اگر بنارسی میں کچھ بھی انصاف ہوتا تو اصل مذہب کو نہ چھپاتا۔ صاف نقل کر دیتا۔

قولہ۔ ہدایہ میں ہے طبل الغزاۃ والدف الذی یباح ضربہ فی العرس۔

اقول۔ اس میں بھی دف کی اباحت کا ذکر ہے۔ نہ وجوب و استحباب کا۔ اور وہ بھی صرف دف کا۔ نہ باجا کا۔ اور وحید الزمان نے غنا مع مزامیر و دفوف واجب لکھا ہے۔ کما مر۔

قولہ۔ ہدایہ میں ہے۔ من دعی الی ولیمۃ الخ

اقول۔ اس مقام پر بھی بنارسی نے اخفاء حق سے کام لیا۔ اولاً تو اس میں گانے کا ذکر ہے بجانے کا نہیں۔ بنارسی نے ترجمہ میں بجانا گھر سے ملا لیا۔ ثانیاً۔ ہدایہ میں اس کے متعلق چند قیود ہیں جنکو عمداً بنارسی نے چھپایا۔ پہلی قید تو یہ ہے۔ ھذا اذا لم یکن مقتدی فان کان ولم یقدر علی منعھم یخرج ولا یقعد۔ یعنی یہ اس صورت میں ہے۔ کہ مدعو مقتدائے قوم نہ ہو۔ اور اگر مقتدائے قوم ہو اور منع پر قادر نہ ہو تو نکل آوے اور نہ بیٹھے۔ دوسری قید یہ ہے۔ کہ وہ لعب و غنا اس مقام میں نہ ہو۔ جہاں کھانا کھایا جاتا ہے۔ اگر اس مقام پر ہو۔ تو نہ بیٹھے۔ اگرچہ مقتدا نہ ہو۔ چنانچہ فرمایا۔ ولو کان ذلک علی المائدۃ لا ینبغی ان یقعد وان لم یکن مقتدی لقولہ تعالی فلا تقعد بعد الذکری مع القوم الظالمین تیسری قید یہ ہے۔ کہ مدعو کو حاضر ہونے سے پہلے پتہ نہ ہو۔ کہ وہاں کھیل و غنا ہے۔ اگر پہلے پتہ ہو تو بالکل نہ جائے۔ چنانچہ فرمایا ھذا کلہ بعد الحضور ولو علم قبل الحضور لا یحضر۔ علاوہ اس کے کلمہ لا باس ترک اولے پر بولتے ہیں۔ پھر آگے فرماتے ہیں ودلت المسئلۃ علی ان الملاھی کلھا حرام (ہدایہ) کہ اس مسئلہ نے اسبات پر دلالت کی کہ ملاہی سب حرام ہیں۔

بحرالرائق صفحہ ج ۷ میں ہے:۔ نقل البزازی فی المناقب الاجماع علی حرمۃ الغناء اذا کان علی آلۃ کالعود۔ پھر آگے فرمایا وفی العنایۃ والبنایۃ التغنی للھو معصیۃ فی جمیع الادیان پھر اس کے آگے زیادات سے نقل کر کے فرماتے ہیں فقد ثبت نص المذھب علی حرمتہ (بحر) یعنے بزازی نے حرمت غنا پر جب کہ ساتھ کسی آلہ کے ہو۔ اجماع نقل کیا ہے۔ اور عنایہ و بنایہ میں ہے۔ کہ کھیل کے لئے گانا سب دینوں میں گناہ ہے۔ اور مذہب حنفی میں اسکی حرمت منصوص ہے۔

وحید الزمان نے صفحہ ۹۳ نزل الابرار میں یہی مسئلہ لکھا ہے جس سے وہابیہ کا مذہب ظاہر ہوتا ہے۔ لکھا ہے۔ قلت عندنا لا باس باللعب واللھو والغناء فی النکاح والختان ومراسم الفرح فیجلس ویاکل یعنی ہمارے اہلحدیث وہابیہ کے نزدیک لہو و لعب و غنا شادی نکاح و ختنہ و دیگر خوشی کے مواقع میں درست ہے کوئی ڈر نہیں۔ اسلئے دعوت ولیمہ میں اگر یہ امور ہوں تو بیٹھے اور دعوت کھالے۔ پھر آگے صاحب بزازیہ کا قول حرمت نقل کر کے لکھتا ہے۔ ای دلیل علی حرمتہا یعنی اسکی حرمت کی کونسی دلیل ہے گویا وہ حرام کہنے کو بیدلیل سمجھتا ہے۔

قولہ۔ درمختار میں ہے۔ ولو اخذ بلا شرط یباح۔

اقول۔ حنفیہ کے یہاں گانے بجانے کی مزدوری فقہ کی تمام کتابوں میں منع لکھی ہوئی ہے۔ البتہ بلا شرط جو اصل میں مزدوری نہیں ہے بعض نے مباح لکھا ہے مگر صحیح یہ ہے۔ کہ یہ بھی مباح نہیں۔ علامہ شامی رحمہ اللہ نے صفحہ ۳۶ جلد ۵ میں لکھا ہے۔

قال الامام الاستاذ لا یطیب والمعروف کالمشروط۔ قلت وھذا مما یتعین الاخذ بہ فی زماننا لعلمھم انھم لا یذھبون الا باجر البتۃ

کہا امام استاذ نے کہ بلا شرط بھی حلال نہیں۔ اور معروف مثل مشروط ہے۔ یعنی جو بات مشہور و معروف ہو۔ وہ مثل مشروط کے ہوتی ہے۔ جب مشہور ہے کہ گانے بجانے والے بغیر اخذ اجرت کے (گانے کو) نہیں جاتے تو اون کا بلا شرط گانا بجانا بھی بسبب معروف ہونے کے مثل مشروط ہوگا۔ علامہ شامی اس کے آگے فرماتے ہیں۔ کہ ہمارے زمانہ میں اسی پر فتوے ہے کیونکہ لوگ جانتے ہیں کہ وہ اجرت کے سوا جاتے نہیں معلوم ہوا کہ صحیح یہی ہے کہ بلا شرط بھی مباح نہیں۔

افسوس بنارسی بے چارہ بہتیرا ہاتھ پاؤں مارتا ہے لیکن جو وحید الزمان نے اہلحدیث کا مذہب لکھا ہے

نا بجانا شادیوں میں واجب مستحب ہے۔ وہ فقرہ
یہ سے ہرگز ثابت نہیں کر سکیگا۔ ولو کان بعضہم
ض ظہیرا

قولہ۔ ہدایہ میں ہے بیع ھذہ الاشیاء
جائز۔

اقول۔ اسی ہدایہ میں اس کے آگے قول صاحبین
یا ہوا ہے۔ کہ بیع ان اشیاء کی جائز نہیں اور
تا ہیں لکھا ہے۔ وقالا لا یضمن ولا یجوز
ہما وعلیہ الفتوے۔ یعنی کہا صاحبین نے کہ
اشیاء کی بیع جائز نہیں اور اسی پر فتوے ہے
حنفی مذہب کی مفتے بہ روایت کو چھپانا اور دوسری
پیش کرکے اعتراض کرنا بجز غیر مقلدین اور کون
سکتا ہے۔ اچھا اگر ان اشیاء کی بیع جائز ہی
ہی جائے۔ اس لئے کہ یہ مال ہے اور بجز لہو کے
سے جائز فائدہ بھی اٹھایا جا سکتا ہے۔ تو بھی ان
نا ناجائز ہی ہیگا۔ نہ یہ کہ ان کی بیع کے جواز سے
ا بھی جائز ہو جائیگا۔

اور وہ جو بنارسی نے مدارج النبوۃ سے لکھا ہے
حضرت امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کا ایک ہمسایہ گاتا
تھا اور آپ سنا کرتے تھے۔ میں کہتا ہوں کہ جیسے
کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے گانا سنا جیسا
وحید الزمان نے لکھا ہے۔ تو کیا حرج ہوا۔ اگر امام
نے بھی سنا ہو۔ مگر افسوس کہ بنارسی سے یہ نہ
کہ مزامیر کے ساتھ گانا سننا یا مزامیر کیساتھ
کا وجوب یا استحباب یا کم سے کم جواز ہی امام
رحمہ اللہ سے ثابت کرتا۔

قولہ۔ اب اہل حدیث کا مذہب سنئے۔ اسی کتاب
لابرار میں ہے۔ اھل الحدیث مختلفون الخ
گانے بجانے کے مباح ہونے میں اہل حدیث
ختلاف ہے۔ اہل حدیث میں صرف ابن حزم
ی، گانے بجانے کو مباح کہتے ہیں۔

اقول۔ ترجمہ میں صرف ابن حزم کس لفظ کا ترجمہ
یہ صرف اپنے گھر سے ملا کر یہ نتیجہ سمجھ لیا کہ سوائے
حزم کے باقی تمام اہلحدیث منع کرتے ہیں۔ اگر
ت ہوتی۔ اور واقعی سوائے ابن حزم کے اور کوئی
جائز کہنے والا نہ ہوتا۔ تو اہلحدیث کا اختلاف نہ
بلکہ یوں کہتا۔ کہ اھل الحدیث کلہم متفقون

علی حرمۃ الغناء والمزامیر الا ابن حزم ولا عبرۃ
بہ لانہ من اھل الظاھر۔

اور ص۲۳ میں لکھتا ہے۔ لا باس بالغناء والمزامیر
فی زواج او ختان (الی اخر ما قال) وقد سمع النبی
صلے اللہ علیہ وسلم غناء الجواری فی زواج
الربیع بنت معوذ بن عفراء ومن اصحابنا
من منع عنہ والذی یشدد فیہ ھو مخطئ او
ضال۔ وحید الزمان کہتا ہے۔ کہ گانے بجانے میں
کوئی ڈر نہیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے
ربیع کی شادی میں لڑکیوں کا گانا سنا اور ہمارے اصحاب
(اہلحدیث وہابیہ) میں سے بعض وہ ہیں جو منع کرتے
ہیں۔ اور جو اس میں تشدد کرتا ہے وہ مخطی ہے یا
گمراہ۔ امام بخاری نے ضرب دف کا نکاح اور ولیمہ میں
باب باندھا ہے۔ اور اس باب میں حدیث ربیع ذکر کی
ہے۔ حافظ ابن حجر فتح الباری میں مہلب سے نقل کرتے
ہیں۔ فی ھذا الحدیث اعلان النکاح بالدف
وبالغناء المباح۔ کہ اس حدیث میں نکاح کا اعلان
دف اور مباح گانے کے ساتھ ثابت ہوتا ہے۔ نیز
ابن حجر نے ایک حدیث نقل کی ہے جس میں دف
بجانا نکاح میں حلال حرام کے لئے فصل فرمایا ہے۔
پھر بھی بنارسی کہتا ہے کہ تمام اہلحدیث منع کرتے
ہیں فنعوذ باللہ من شر الجھل والعناد۔

(باقی آئندہ)

انک لعلیٰ خلق عظیم

(از عالیجناب مولانا مولوی محمد عبد السمیع صاحب بنارسی)

(گذشتہ سے پیوستہ)

جو مفہوم انا بشر مثلکم کا مخالفوں کے نزدیک
قرار پایا ہے۔ اور بعرض استدلال میں پیش کیا جاتا
ہے۔ کیا اس کے حقیقی معنے وہی ہیں۔ اگر منطوق کلام
الٰہی وہی ہو۔ تو سوال یہ ہے کہ آیا خود رسول کائنات
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی وہی تعلیم فرمایا ہے۔ اگر
کہو کہ ہاں تو یہ غلط ہے۔ کیونکہ متعدد حدیثوں میں یہ
ارشاد ہے۔ انی لست کھیئتکم اور انکم لستم

مثلی اور لست کاحد کم اور ایکم مثلی وغیرہ کا مدعا
یہ کیوں فرمایا۔ اگر کہو کہ قرآن مقدم ہے حدیث
پر۔ ہاں یہ ہم مانتے ہیں۔ مگر ساتھ ہی اس کے ما نحن
فیہ میں سر تسلیم خم کرنے کو تیار نہیں۔ ہم کہتے ہیں بعض
وقت معنے کے حدیث مقدم ہے قرآن پر۔ مثلاً حکم نماز
قرآن میں موجود۔ مگر تعداد رکعات و ترکیب ادا مفقود
بغیر احادیث کی رہبری کے نماز ادا نہیں کر سکتے۔ اور
اسیطرح تمام احکامات۔ اس لئے کہ احادیث مفسر
آیات ہیں لہٰذا تحقیق طلب یہ امر ہے کہ احادیث
مذکورہ بالا مقدم ہیں آیت سے یا آیہ کریمہ مقدم ہے
احادیث سے۔ اگر آیہ کریمہ سے احادیث شریف
مقدم ہیں تو یہ تسلیم کریں گے کہ احادیث منسوخ ہونگی
اور اگر حدیثیں مؤخر ہیں آیت سے تو یہ ہرگز تسلیم نہیں
ہو سکتا ہے۔ کہ باوجود آیت کے حضور صلے اللہ علیہ و
آلہ وسلم نے اس کے خلاف فرمایا ہو کلا واللہ ہرگز
نہیں۔ پس مدعی ہمارا ثابت ہوا کہ آیت کریمہ کفار کے
زعم و گمان کی تردید میں نازل ہوئی ہے۔ نہ اس لئے
کہ تم یہ سمجھو کہ وہ ہمارے جیسے ایک انسان تھے۔
العظمۃ للہ۔ مخالفین کا یہ زعم و گمان صریح باطل ہے
منطوق کلام الٰہی وہ ہرگز نہیں۔ جو مخالفین نے سمجھا ہے
ورنہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ نہ فرماتے۔
لست کاحد کم وغیرہا من الاحادیث۔

اب آؤ دیکھیں کہ آیت مقدم ہے حدیث سے یا
حدیث مقدم ہے آیت سے۔ اسی پر فیصلہ رکھو تو
واضح ہو کہ جن سورتوں میں آیہ کریمہ انا بشر مثلکم
واقع ہے۔ وہ سورۂ کہف اور سورۂ حم سجدہ ہے
یہ دونوں مکی ہیں۔ اور حدیثوں کے راوی حضرت انس
اور ابی ہریرہ اور ابن عمر وغیرہ ہیں رضوان اللہ تعالےٰ
علیہم اجمعین۔ پس حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ
جب نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہجرت فرما کر مدینہ طیبہ
میں رونق افروز ہوئے ہیں۔ یہ دس برس کے تھے۔
مشرف باسلام ہوئے۔ تا حین حیات حضور کے خادم
رہے اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ ہجرت کے
ساتویں سال زمانۂ خیبر میں مشرف باسلام ہوئے تھے
اور حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسلام لائے حضرت
عمر رضی اللہ تعالے عنہ کے ساتھ صغر سنی میں نبوت
سے چھٹے سال میں بعد ہجرت کے بھی غزوہ احد کے

زمانہ میں ۱۴ برس کے تھے۔ اور غزوہ خندق میں مجاہدین کے ساتھ ہوئے (الاکمال فی اسماء الرجال۔ مواہب لدنیہ وغیرہ من کتب السیر)

پس یہ بات ثابت ہوگئی کہ آیۂ کریمہ مقدم ہو۔ اور احادیث مؤخر ہیں۔ فثبت المدعیٰ۔ اس لئے کہ اگر آیۂ کریمہ کا وہی مفہوم ہوتا جو ان دینداروں نے سمجھا ہے تو حضور یوں نہ فرماتے لست کاحدکم وغیرہ۔ اور باوجود آیۂ کریمہ کے جب سرکارِ عالم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے یہ فرمایا تو مخالفوں کا قول سراپا غلط بے بنیاد، ہباءً منثوراً ہے۔

الغرض آپکی برگزیدہ ذات مقدس ہے ؎

فاق النبیین فی خلق و فی خلق
ولم یدانوہ فی علم ولا کرم

فوق و بالا و برتر تمامی انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام سے ظاہری شکل و شمائل اور باطنی خصائل و عادات و صفات میں کوئی آپکا ہمسر و مقابل اور مثل و مانند نہ ہوا ہے نہ ہوگا۔ سنتوماتک شیئنا بعون اللہ و توفیقہ۔

ف الفصل الثالث۔ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام پیدا کئے گئے ہیں۔ درمیان ارواح ملکیہ اور شباہت بشریہ کے جامع انوار باطنیہ و اسرار ظاہریہ کے۔ حسب اجسام ظاہرین ساتھ بشر کے اور حسب ارواح و باطن ساتھ ملائکہ کے (شرح شفاء ملا علی قاری)

حافظ جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔ ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم لانخلع من صورۃ البشریۃ الی صورۃ الملکیۃ واخذہ لالی الوحی من جبریل (اتقان ص۴۴ ج۱)

یعنے نبی صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نکل جاتے تھے۔ صورت بشری سے صورت ملکی کی طرف۔ اور اخذ فرماتے تھے وحی کو جبریل علیہ السلام سے۔

علامہ حلبی لکھتے ہیں۔ لان الانبیاء یحصل لھم الانسلاخ من البشریۃ الی الملکیۃ بالفطرۃ الالٰھیۃ من غیر اکتساب فیما ھو اقرب من لمح البصر (سیرۃ الحلبیۃ ص ج۱) اس لئے کہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کو پیدائشی خدا کی طرف سے یہ صفت حاصل ہے بغیر اکتساب کے کہ ایک چشم زدن میں بشریت سے ملکیت کی طرف نکل جانا یہ فطرت الٰہیہ سے ہے۔ جیسا کہ روایت ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا مروی ہے انا معاشر الانبیاء تنبت اجسادنا علی ارواح اھل الجنۃ الخ (خصائص الکبریٰ ص ج۱) یعنی ہم گروہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام نمو پاتے ہیں اجساد ہمارے اہل جنت کی ارواح پر۔

ف۔ روح تو خود ہی ایک جوہر لطیف ہو۔ اور پھر اہل جنت کی روح پر ان کے اجساد کی نشو و نما ہوتی ہے۔ فافہم ایہا البصیر۔

فکونہ صلے اللہ علیہ وسلم بشراً مثلنا فانما کان صورۃ ظاہریۃ من وجہ کقیاماً وقعوداً اطعاماً وشراباً مشیاً وکلاماً ولم یکن صلے اللہ علیہ وسلم مثلنا فی السیرۃ ولا فی الصورۃ الحقیقیۃ ولا فی سائر الصفات۔ فھم من فھم جھل من جھل۔ ازواج مطہرات کو جناب احدیت سے یہ رتبہ ملا۔ لستن کاحد من النساء نہیں ہو تم دنیا کی عورتوں سے کسی کے مانند پس خیال تو کیجیئے کہ جن پر آفتاب رسالت پر تو افگن ہوا اونکا خدائے تعالیٰ کے نزدیک یہ مرتبہ کہ وہ دنیا کی اور عورتوں کے مثل نہ ٹھیریں۔ اور خود معدنِ رسالت مثل ہمارے بشر کہے جائیں وہ تو وہ برگزیدہ و مقدس ذات فرد یکتا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے جس کے زمانہ کی قسم یاد فرمائی والعصر اور آپ کے مکان کی قسم کھائی وانت حل بھذا البلد۔ اور آپ کی عمر کی قسم کھائی۔ لعمرک۔ پس گویا یوں فرمایا تمہارے زمانہ اور تمہارے شہر اور تمہاری عمر کی قسم۔ اور یہ سب ظرف ہیں پس جب واجب ہوئی تعظیم ظرف کی تو مظروف کی عظمت و شان کو غور کرو کہ کیا ہوگی۔ آپ کی برکت و فیض سے خاک مدینہ طوطیائے چشم اور ہر مرض کی دوا ہوگئی بغبارھا شفاء من کل داء حتی البرص والجذام (خلاصۃ الوفا ص۲ حسن التوسل ص۔ الجوھرۃ المنظم ص۱ جذب القلوب وغیرہ) اس خاک پاک کا مرتبہ عرش افلاک سے بھی بڑھ جائے۔ فانہ افضل مطلقاً حتی من الکعبۃ والعرش والکرسی (در مختار ص۱۱۸ رد المحتار، سیرۃ الحلبیۃ ص۳ ج۲ شفاء ص۱۶۲ ج۲ ص۱۹۷ ج۲ خلاصۃ الوفاء ص۹ فاسی شرح الدلائل ص۲۱۵۔ خصائص الکبریٰ ص۲۰۳ ج۲۔ جذب القلوب مناسک سندی ص) کیوں حضرات جن کے وجود گرامی کے یمن و برکت سے مشت خاک کا رتبہ عرش و افلاک سے بڑھ جائے۔ کیا درحقیقت وہ مثل تمہارے ایک انسان تھے۔ نعوذ باللہ من ذالفہم وسوء الاعتقاد۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لقد جاءکم رسول من انفسکم الایہ۔ تنکیر رسول فانہ یشیر الا انہ رسول عظیم (شرح شفا ص۳ ج۱) یعنے رسولؐ میں یہ تنوین واسطے تعظیم کے ہے یعنی بڑی شان والے اور بڑے مرتبے والے۔ اور من انفسکم بفتح فا حضرت انس سے مروی ہے اور ابن عباسؓ اور زہری نے یونہی پڑھا ہے۔ (خصائص الکبریٰ ص۸ ج۱۔ تفسیر خازن ص۲۸۳ ج۲)

فرمایا نبی صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے انا انفسکم نسباً و صہراً و حسباً (خصائص الکبریٰ ص۲۳۴ ج۲، ص۳ ج۲)

اور فتح فا کی قرأت مروی ہے حضرت سیدہ خاتون جنت فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا و عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔ وقرأ ابو بکر عکرمہ رضؓ وابن محیصنؓ وغیرھما وفی المستدرک عن ابن عباس رضؓ انہ صلے اللہ علیہ وسلم قرأھا کذلک وھی قراءۃ شاذۃ (شفاء مع شرح ملا علی ص۳۲ ج۱) ومعناہ من اشرفکم وافضلکم (خازن ص۲۸۳ ج۲) اور معنے اس کے یہ ہیں کہ تم سب میں اشرف اور افضل۔ حضرت سیدنا امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس کی تفسیر فرماتے ہیں من جنسھم فی الصورۃ ای مبائنا لصنفھم فی السیرۃ (شرح شفاء ص۳۵ ج۱) من وجہ ظاہری شکل و صورت میں جنس انسان سے یعنے سیرۃ و صفات میں ان سے غیر و جدا۔ حضرت ابوالحسن شاذلی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ ھو بشر لیس کالابشار کما ان الیاقوت حجر لیس کالاحجار (مواہب لدنیہ) یعنے آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کہنے کو بشر تو ہیں۔ لیکن نہیں ہیں مانند لوگوں جیسا کہ یاقوت پتھر تو کہا جاتا ہے لیکن اور پتھروں کے مانند وہ پتھر نہیں ہے۔ ف۔ سنگ و حجر کو پتھر کہتے ہیں اور

قوت والماس کو بھی پتھر کہا جاتا ہے۔ پس کیا کوئی عاقل یہ کہہ سکتا ہے کہ وہ دونوں مساوی القدر و مرتبہ ہیں، ہرگز نہیں۔ کیونکہ سنگ و حجر ہر جگہ پامال اور ٹھوکروں میں رہتا ہے اور یاقوت والماس تاجداروں کا سرتاج بنتا ہے۔ (باقی آئندہ)

نامہ نگار ہمدرد کی ہرزہ سرائی اور اُس کا محققانہ جواب

اخبار ہمدرد مورخہ ۲۔ نومبر میں کسی غفلت شعار و بے درد نامہ نگار نے اپنی بے دردی اور تجاہل عارفانہ سے بہتان دانستہ کا علمی جامہ پہنانے کی کوشش کی ہے۔ اور سات لاکھ مسلمانوں کے مقتدا حضرت قبلہ عالم پیر سید جماعت علی شاہ صاحب محدث علی پوری مدظلہ العالی پر یہ الزام لگایا گیا ہے۔ کہ پنجاب خلافت جیسی مذہبی و شرعی تحریک میں اپنے گوشہ زہد و اتقا سے باہر نہیں نکلے۔ اور پیر صاحب موصوف نے کبھی اس کی جانب توجہ مبذول نہیں فرمائی۔

اخباری دنیا اور مسلمانوں کا روشن خیال طبقہ مضمون نگار کی اس ہرزہ سرائی، و افترا پر ضرور نفرین کرے گا۔ کیونکہ حضرت شاہ صاحب قبلہ نے خلافت کی جو خدمات جلیلہ سرانجام دی ہیں۔ اس سے ساری دنیا واقف ہے۔ اس لئے میں مناسب و ضروری سمجھتا ہوں کہ مشتے نمونہ از خروارے حضرت شاہ صاحب قبلہ کے کارہائے نمایاں کا تذکرہ کروں۔ جو آنقبلہ نے خدمات خلافت کے ضمن میں انجام دیئے ہیں۔ میں دعوے سے کہتا ہوں کہ خلافت کی جو خدمات حضرت ممدوح الشان نے سرانجام دی ہیں۔ وہ ہندوستان کے سات کروڑ مسلمانوں میں سے کسی فرد بشر سے ظہور میں نہیں آئیں۔ مقام شرم ہے۔ کہ نامہ نگار ابتک پردہ گمنامی میں پڑا بہتان باندھ رہا ہے۔ اسی وجہ سے اپنے مضمون کے ساتھ نویسندہ نے اپنا نام مخفی رکھا ہے۔ ایسا پردہ نشین کہ

نام تک چھپائے اور بے حیائی کا یہ عالم کہ آفتاب ولایت پر عیب لگائے۔ دروغ بے فروغ سے ذرا نہ شرمائے۔ شرم۔ شرم۔ شرم۔ اب منصف مزاج ناظرین کو چاہیئے کہ مندرجہ ذیل نظائر سے بہرہ اندوز ہو کر بد باطن حاسدوں کی شر انگیزیوں سے محفوظ رہیں۔

۱۔ حیدر آباد دکن میں جناب محمد اصغر صاحب بیرسٹر کی تحریک سے ارکان حکومت حضرت شاہ صاحب قبلہ علی پوری کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے ان کے معروضہ کو شرف قبولیت بخشا۔ حالانکہ اُس روز ٹکٹ خرید لیا گیا تھا۔ اور گاڑی ریزرو کرائی گئی تھی۔ حضرت والا نے ٹکٹ واپس کر کے تشویق عوام کے لئے اپنی بے ریا خاموشی خدمات خلافت کو آشکارا فرمایا۔ اور جس دلیری و جرأت سے کرسی صدارت کو زینت بخشی وہ حضرت ممدوح الشان ہی کا حصہ تھا۔ ورنہ اور کوئی اتنی جرأت نہ کر سکتا تھا سرکاری اخبار سول ملٹری گزٹ لاہور نے لکھا تھا کہ ہم کو گاندھی کا اس قدر خطرہ نہیں ہے جس قدر حضرت شاہ صاحب علی پوری کا ہے۔ اگر کسی کو اس میں شک، و شبہ ہو تو اخبار مذکور کا پرچہ محمد اصغر صاحب بیرسٹر حیدر آباد دکن کے پاس موجود ہے۔ وہاں دیکھ سکتا ہے بقول نامہ نگار ہمدرد اگر خلافت میں حصہ نہیں لیا تھا۔ تو پھر شاہ صاحب کی نسبت سرکاری اخبار کو، اس قدر خطرہ ظاہر کرنے کی کیا ضرورت تھی۔ اس سے یہ امر پایہ ثبوت کو پہنچتا ہے۔ کہ جس قدر حضرت شاہ صاحب نے خدمات اسلامی میں سرگرمی دکھائی ہے۔ وہ کسی دوسرے نے نہیں چنانچہ اُسی جلسہ میں حضرت ممدوح الشان نے تقریباً تیس ہزار روپیہ چندہ جمع کر کے خلافت کمیٹی کو مرحمت فرمایا۔ اس وقت یہ نامہ نگار کہاں خواب خرگوش میں پڑا سو رہا تھا۔ اخبار زمیندار میں بھی اس جلسہ کی کارروائی شائع ہو چکی ہے۔

۲۔ لائل پور میں خلافت کانفرنس منعقد ہوئی۔ حضرت شاہ صاحب نے صدارت قبول فرمائی۔ اور خطبہ صدارت میں فرمایا کہ جس کو

خلافت سے محبت نہیں۔ اسکو اسلام سے کوئی سروکار نہیں۔ جو لوگ مجھ پر بہتان باندھتے ہیں کہ میں خلافت میں دلچسپی نہیں لیتا۔ وہ کذاب ہیں۔ مفتری ہیں۔ پڑھو مسلمانو "لعنت اللہ علی الکاذبین"۔ چنانچہ سب مسلمانوں نے پڑھا اور مولانا شوکت علی صاحب نے بھی لعنۃ اللہ علی الکاذبین پڑھا۔ فی البدیہہ یہ خطبہ صدارت جو حضرت شاہ صاحب نے پڑھا۔ اس کے پرجوش و درد انگیز کلمات نے عوام و خواص کے دلوں کو مسخر کر لیا۔ اور خدمت خلافت کے لئے ایسے جذبات برانگیختہ ہوئے۔ کہ ہزاروں کے خلافت نوٹ اسی جلسے میں فروخت ہو گئے۔ مولانا شوکت علی صاحب بھی اس وقت پاس ہی بیٹھے تھے۔ جیسی ہمدردی و محبت سے جناب شاہ صاحب قبلہ ان کیساتھ پیش آئے۔ اس پر اخبار زمیندار و دیگر جرائد اسلامی کے ریکارڈ شاہد عدل ہیں۔ ہاں نامہ نگار ہمدرد اس وقت بھی کسی گوشہ گمنامی پڑا سو رہا تھا۔ جو ایسے اہم واقعات سے بے خبر ہے مولانا شوکت علی صاحب نے اس خطبہ صدارت کی ۲۵ ہزار کاپیاں انگریزی میں شائع کرا کر یورپ میں بھیجنے کا ارادہ ظاہر کیا تھا۔

۳۔ کالی کٹ ملک مالابار کثرت آبادی کی وجہ سے میلوں کے طول و عرض میں آباد ہے وہاں کے باشندوں نے حضرت قبلہ عالم شاہ صاحب کی آمد پر اظہار مسرت کے لئے ہڑتال کی۔ اور سب نے اپنے کاروبار بند کر دیئے۔ گورنمنٹ نے پانچ آدمیوں سے زیادہ کا مجمع خلاف قانون اور ممنوع قرار دیا تھا۔ اس وقت سمندر کے کنارہ پر شاہ صاحب قبلہ متوکلاً علی اللہ بلاخوف و ہراس کھڑے ہو گئے۔ اور دس ہزار کے مجمع میں مسلسل تین گھنٹہ تقریر فرمائی۔ جسکا ترجمہ ایک مالاباری ہندو بیرسٹر اپنے ہم وطن مالاباریوں کو سناتا رہا۔ کیا اسی کا نام گوشہ نشینی ہے۔ اور اقطائے ہند میں دورہ فرما کر خلافت کی خدمت میں منہمک رہنا ہی بے توجہی کے مترادف ہے ایسے مہتم بالشان کارناموں سے لاعلمی نامہ نگار ہمدرد کی غفلت شعاری نہیں ظاہر کرتی۔ بلکہ مقبولان

الہی کے خلاف عمداً حاسدانہ ستم شعاری ثابت کرتی ہے۔

۴۔ تلیچری ملک مالابار میں تقریباً بارہ ہزار کا مجمع تہا۔ جہاں حضرت شاہ صاحب قبلہ نے تین گھنٹہ تک خلافت کی اہمیت اور اس کی خدمت و اعانت پر ولولہ خیز تقریر فرماتے رہے۔

۵۔ ترپور زیرہ کوہ نیلگری متصل کوہ لبابین میں آٹھ ہزار کا مجمع تہا۔ جہاں حضرت شاہصاحب قبلہ صدارت جلسہ قبول فرماکر خدمات خلافت سرانجام دیتے رہے۔ وہاں بہی آپ کے خطبہ صدارت کا ترجمہ ایک وکیل مقامی زبان میں پڑھکر سناتا تہا۔

۶۔ ملک لبابین زیرکوہ نیلگری ہزاروں کے مجمع میں جناب شاہ صاحب قبلہ خلافت کے متعلق ولولہ خیز تقریریں فرماتے رہے۔ اسی طرح تاراپورم پلنگم پٹیرنگم واقعہ ملک لبابین میں بہی آپ کی مبحث خلافت پر زبردست تقریریں ہوئی ہیں جن سے ان مقامات میں بیداری پیدا ہوگئی۔

۷۔ ملک کرک مرکیرا راج جندر پیٹ اتی ہگنڈ میں جو میسور سے ۸۰ میل کے فاصلہ پر ہے۔ اور ریل نہ ہونے کی وجہ سے راستہ کی صعوبتیں اور تکالیف حوصلہ شکن ہیں۔ حضرت شاہ صاحب کی ہی ذات گرامی ہے جو ایسے دوردراز مقام پر خلافت کی حمایت وخدمت کے لئے تشریف لے گئے اور جلسے منعقد کرکے ان شہروں سے چندہ فراہم کرایا اور مقامی سیکرٹری صاحبان کی معرفت بمبئی پہونچاتے رہے۔

۸۔ میسور میں بہی خلافت کے جلسے منعقد کئے اور حضور صدارت فرماتے رہے۔ خاص ریاست میسور کے سیٹھ محمد صاحب سیکرٹری خلافت کمیٹی اور بنگلور کے سیٹھ علی محمد و سیٹھ نور محمد صاحبان ہمارے اس بیان کی باحسن وجوہ شہادت اور نامہ نگار ہمدرد کی بدرجہ اتم تکذیب کرسکتے ہیں۔ تعجب وحیرت ہے کہ ان بدیہی واقعات کے ہوتے ہوئے ہمدرد کا نامہ نگار ایسے سفید جھوٹ اور بہتان وافترا کی کس طرح جرأت کرتا ہے۔

۹۔ یہ امر بہی قابل ذکر ہے کہ خلافت کی خدمت حضرت شاہ صاحب قبلہ نے نہ صرف اقطائے ہند میں دورہ فرماکر جلسہ ہائے خلافت میں ولولہ انگیز تقریریں فرماکر خطبہ صدارت سے لوگوں کے دلوں کو ہلاکر اور مصائب سفر اٹھاکر انجام فرمائیں ہیں۔ بلکہ مالی امداد میں بہی معتدبہ حصہ لیا۔ چنانچہ جب بنگلور میں مولوی محمد فاخر صاحب الہ آبادی چندہ فراہم کررہے تھے تو حضور قبلہ عالم شاہصاحب علی پوری نے ایک ہزار روپیہ خلافت فنڈ میں مرحمت فرمایا۔

۱۰۔ ملک لال خاں سیکرٹری خلافت کمیٹی لاہور سے دریافت کرکے نامہ نگار ہمدرد اپنی تسکین کرے کہ مبلغ تیرہ سو روپیہ علی پور شریف میں سے بموقعہ جلسۂ انجمن خدام الصوفیہ جمع کرکے دیا گیا۔ حضرت ممدوح الشان نے اٹھارہ سو روپیہ تو اپنی جیب خاص سے خلافت فنڈ میں عنایت فرمایا۔ اور موضوع خلافت وغیرہ پر اکثر اصحاب نے تقریریں کیں۔ جکی مفصل کاروائی اخبار زمیندار میں بہی شائع ہوچکی ہے۔

۱۱۔ بمبئی سے جب شاہصاحب قبلہ حیدرآباد دکن تشریف لے جارہے تھے۔ تو مولانا شوکت علی صاحب معہ احمد صدیق صاحب کھتری جنرل سیکرٹری مرکزی خلافت کمیٹی ریلوے اسٹیشن پر وداع کرنے کے لئے تشریف لائے۔ اور خلافت کا جھولا جس پر لفظ خلافت لکہا ہوا تہا۔ مولانا شوکت علیصاحب نے حضرت شاہ صاحب کے گلے میں ڈالدیا۔ اور ایک تمغہ نصرٌ من اللّٰہ وفتح قریب کا آپ کے سینہ مبارک پر لگا دیا۔ اور فرمایا میرے پاس یہی چیز ہے جو میں پیش کرتا ہوں۔ اس میں پانصد روپیہ کی خلافت کی طرف سے رسیدیں تہیں۔ ان کا زیادہ حصہ حضرت شاہ صاحب نے حیدرآباد میں ہی فروخت کردیا۔ جس قدر تکالیف اور سر دردی اس معاملہ میں آپ کو برداشت کرنی پڑیں۔ انکو وہ خود ہی جانتے ہیں اور صمانعت ۵۲ روپیہ معرفت سیکرٹری صاحب مولانا شوکت علی صاحب کی خدمت میں بہیجدیئے۔ انہوں نے فرمایا کہ مجھے اصل بہی مل گیا ہے اور مسعود بہی عنقریب وصول ہوگیا ہے۔

۱۲۔ سیٹھ نورانی رحمۃ اللہ علیہ ساکنہ بمبئی نے جو حضرت شاہ صاحب قبلہ کے مخلص غلاموں میں سے تھے۔ حضرت شاہ صاحب کے فرمانے پر پچیس ہزار روپیہ خلافت میں دینے کا وعدہ فرمایا۔ اسپر خود مولانا شوکت علی صاحب گواہ ہیں۔ یہ مساعی جمیلہ اور خلافت کی سرگرم خدمات جلیلہ حضرت شاہ صاحب نے محض لوجہ اللہ فرمائیں۔ اس لئے نہ کوئی ان کی تشہیر ہوئی نہ اعلان کرنے کی ضرورت ہی تہی۔ ہاں اس کا اظہار کرنا کارکنان خلافت کا اخلاقی فرض تھا۔ (باقی آئندہ)

فتاوے

مسئلہ مرسلہ جناب فضل داد خانصاحب

پولیس کنسٹبل کے یہاں دعوت کھانا جائز ہے یا نہیں ہ کہ اکثر آمدنی ان کی ناجائز ہوتی ہے۔

الجواب۔ جس شخص کی آمدنی ظاہر طور پر حرام کی ہو۔ اس کے یہاں کی دعوت کھانا جائز نہیں۔ جبتک کہ حلال مال سے اس کا ہونا معلوم نہ ہو جائے ورنہ جائز ہے

مسئلہ مرسلہ جناب عبدالعزیز خانصاحب شہر شیخو

ایک عورت نے یہ بیان کرکے کہ میرے شوہر نے مجھے طلاق لکھکر دیدی تہی مگر وہ گم ہوگئی۔ نکاح ثانی کرلیا۔ اور اس کی ماں اور ایک اور شخص بہی کہتا ہے کہ اس کے شوہر نے اُسے طلاق دے دی تہی۔ مگر شوہر طلاق دینے سے انکار کرتا ہے۔ اور کہتا ہے کہ عورت اور اسکی ماں فریب کرتی ہیں۔ شہر اور آس پاس کے قاضی نکاح خوانوں نے نکاح ثانی پڑہانے سے انکار کیا۔ مگر ایک مسجد کے امام نے لالچ سے نکاح پڑہا دیا۔ لہذا ان کی بابت شرعی حکم کیا ہے؟

الجواب۔ صورتِ مذکورہ میں چونکہ شہادت

ں ہے ۔ اور عورت طلاق کی مدعی ہے ۔ اور
ہر منکر ہے ۔ لہذا شوہر کو قسم کھلائی جائیگی
ر وہ قسم کھا کر یہ کہدیگا ۔ کہ اس نے اپنی زوجہ
طلاق نہیں دی ہے ۔ وہ ابتک اس کے نکاح
ں ہے ۔ تو نکاح ثانی صحیح نہ ہوگا ۔ اور نکاح
ھانے والا گنہگار رہیگا ۔ کہ اس نے بلا تحقیق
اح پڑھایا ۔ اور وبال حرام اپنے سر پر لیا
ر جو شوہر قسم نہ کھائے ۔ تو وہ جھوٹا ہے اور
رت بری ہے ۔ اور نکاح بھی صحیح ہے ۔ اگر بعد
رت ہوا ہو ۔ یہ حکم اس صورت میں ہے
بکہ وہ لکھی ہوئی طلاق بطریق مرسوم و متعاد
د ۔ یعنے جیسے کوئی کسی غائب کو لکھتا ہے ۔
سطرح طلاق نامہ لکھا جاتا ہے ورنہ نہیں ۔
ذ کاغذ طلاق و شہادت نہیں ہے ۔ اور
ا حلت و حرمت کا ہے ۔ لہذا مرد و عورت
لازم و واجب ہے کہ وہ اللہ جلشانہ سے
یں ۔ اور حق بات نہ چھپائیں ۔ سچ سچ کہدیں
طلاق لکھکر دی یا نہیں ۔ اور کس طرح کن
اظ میں لکھکر دی تھی ۔ ورنہ عمر بھر حرام ہوگا ۔
اس کا وبال دونوں کے سر ہوگا ۔

۱۵۲۸
مسئلہ مرسلہ جناب محمد شریف صاحب خریدار

یک مسجد میں ایک خطیب شاہی سند یافتہ مقرر ہے
اس کے خرچ کے لئے کچھ جائداد وقف ہے
لیکن وہ خطیب مسجد کا کام انجام دے مگر خطیب
مسجد کا کوئی کام نہیں کرتا ہے ۔ مفت میں جائداد
منافع کھاتا ہے ۔ کیا اسے جائداد مذکورہ کی آمدنی
کام کئے کھانا حلال ہے ؟ اور کیا خطیب مذکور
ولاد بھی خطیب کہلائی جائے گی یا نہیں ۔ اور
نہیں خطیب نہ کہے ۔ تو خطیب زادوں کو اس سے
نا کہ اگر میں خطیب نہیں ہوں تو میرے
ئے ہوئے نکاح حرام ہیں اور ان سے اولاد
م ہوگی ۔ کیا حکم رکھتا ہے ؟

اب } خطیب مذکورہ کو بغیر ادائے فرض منصبی کے اور بلا انجام کام مسجد
اد موقوفہ کی آمدنی اپنی صرف میں لانا ناجائز
۔ بلکہ جب وہ مسجد میں نماز پڑھانے اذان

معطل و عاجز ہے ۔ اور مسجد کی خدمت نہیں کر سکتا
ہے ۔ تو وہ معزول و علیحدہ کر دینے کے قابل ہے ۔
کہ اس کے رکھنے کا مقصد یہی تھا ۔ کہ وہ مسجد میں
نماز پڑھاتا اذان کہتا ۔ اس کی خدمت کرتا اور جب
وہ یہی اس سے نہیں ہو سکتا ۔ تو اس کا رکھنا
بیکار و خلاف مقصود ہے ۔ اور اس کی اولاد
خطیب نہ کہلائیگی ۔ تا وقتیکہ وہ اس منصب پر
مقرر نہ ہو اور اسے انجام نہ دے ۔ اور اسے خطیب
نہ کہنے والوں کے حق میں الفاظ مذکورہ کہنا سخت
نازیبا ہیں ۔

مسئلہ مرسلہ مولوی محمد یوسف صاحب

جو شخص باوجود علم و تمول اپنے باپ کو روٹی
کپڑا نہ دے اور اس سے وعدہ خلافیاں کرے
جب اسے نصیحت کی جائے ۔ اور والدین کے نفقہ
فرض ہونے کی بابت کتابیں دکھائی جائیں تو یہ
کہے کہ میں نے ایسی کتابیں بہت دیکھی ہیں ۔ ایک حبہ
نہ دونگا ۔ اس کے واسطے کیا حکم ہے ؟

الجواب } شخص مذکور سخت گنہگار مستحق عذاب نار ہے ۔ کہ والدین کا نفقہ اولاد
پر واجب ہے ۔ اور ان کی فرمانبرداری ہر امر جائز
میں فرض ہے ۔ اور ان کی دلآزاری حرام ہے
اسے جلد از جلد توبہ کرنا اور اپنے باپ سے خطا معاف
کرانا چاہیئے ۔

۱۴۸۲
مسئلہ مرسلہ مولوی عبد الرحمٰن صاحب خریدار

ایک شیعہ مجھ سے سائل ہے ۔ کہ سنی حنفی جو
چاریار کے قائل اور معتقد ہیں اس کا ان کے
پاس کیا ثبوت ہے ۔ اور چاریار کس عربی لفظ
کا ترجمہ ہے ۔ اور وہ لفظ قرآن میں ہے یا حدیث
میں ۔ اور چار کی تخصیص خدا نے کی ہے ۔ یا رسول
نے ۔ یا انہوں نے خود کہا ہے ۔ کہ ہم رسول خدا
کے یار ہیں ۔ لہذا اس کا جواب درکار ہے ۔

الجواب } چاریار اصحاب اربعہ کا ترجمہ ہے اور اصحاب جمع صحب کی ہے ۔ یا صاحب
کی ۔ علی خلاف القیاس ۔ اور اس کے معنے یار کے
ہیں ۔ کما فی الصراح وغیرہ اور یار بمعنے مددگار فارسی

لفظ ہے ۔ کما فی الغیاث وغیرہ ۔ اور اردو میں بکثرت
استعمال ہوتا ہے ۔ کما ہو الظاہر ۔ چونکہ حضرات ابوبکر
و عمر و عثمان و علی رضی اللہ تعالے عنہم آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کے یار صادق و مددگار واثق
تھے ۔ لہذا انہیں کنایۃً چار یار کہا جاتا ہے ۔
لیا جاتا ہے ۔ جیسا کہ یار غار کنایہ ہے یار صادق
یعنے ابوبکر رضی اللہ عنہ سے ۔ و قد یعبر الشئی
بصفتہ الغالبۃ المشہورۃ ۔ اگرچہ باعتبار معنے
لغوی ہر صحابی کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا
یار کہا جا سکتا ہے لیکن چونکہ معنی مذکورہ ان حضرات
میں بہ نسبت دیگر اصحاب کے بروجہ اتم و اکمل تھے
لہذا خاص طور سے انہیں پر یہ لفظ اطلاق کیا گیا
ہے ۔ اور کسی کو مراد نہیں لیا گیا ۔ اور اس لفظ کو
ان حضرات پر اہل سنت و جماعت کچھ اپنی طرف
سے اطلاق نہیں کرتے ہیں ۔ جیسا کہ معترض کا
خیال ہے بلکہ اس کی اصل قرآن عظیم و احادیث
نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم میں پائی جاتی ہے
کہ اللہ تعالے قرآن عظیم میں حضرت ابوبکر رض کو
اسی معنے سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا یار
فرمایا ۔ کما قال اللہ تعالیٰ وثانی اثنین اذ
ھما فی الغار اذ یقول لصاحبہ لا تحزن
ان اللہ معنا یعنے دو میں سے ایک نے اپنے
یار سے کہا ۔ جبکہ وہ غار میں تھے کہ غم نہ کرو اللہ ہمارے
ساتھ ہے ۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم
نے ان حضرات کو جدا جدا اور مل کر بھی اپنا یار
فرمایا ۔ کما ھو ظاھر علی خادم الحدیث مگر
ہم یہاں صرف معترض کے دکھلانے کو وہ حدیث
نقل کرتے ہیں ۔ جس سے ان چاروں کا رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم کا یار ہونا ظاہر ہو ۔ اور وہ یہ ہے
کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کنت
انا وابوبکر و عمر و عثمان و علی انوارا علی یمین
العرش ۔ یعنی میں اور ابوبکر اور عمر اور عثمان اور علی
عرش کی سیدھی جانب نور تھے ۔ آدم کی پیدائش
سے ہزار برس پہلے جب اللہ نے آدم کو پیدا فرمایا
تو ان نوروں کو ان کی پشت میں رکھا ۔ اور ہمیشہ
اصلاب پاک کی طرف منتقل ہوتا رہا ۔ یہانتک کہ
مجھے عبد اللہ کی اور ابوبکر کو ابی قحافہ کی اور عمر کو خطا

ی اور عثمان کو عفان کی اور علی کو ابی طالب کی پیٹھ میں منتقل کیا۔ ثم اختارهم لی اصحابا۔ پھر ان چاروں کو میرا یار کیا۔ اور فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان لکل نبی وزیرین و وزیرائی و صاحبائی ابوبکر و عمر۔ ہر نبی کے لئے دو وزیر ہوتے ہیں۔ اور میرے وزیر اور میرے یار ابوبکر و عمر ہیں۔ اخرج الاولی الحافظ عمر بن محمد فی سیرتہ عن امام الشافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بسندہ والثانی ابن عساکر عن ابی ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ وذکرہا فی الصواعق والتفریح۔

حدیث اول میں صرف موضع استشہاد پر اکتفا کیا گیا ہے۔ تفہیم کے لئے مابین کا ترجمہ کر دیا گیا ہے جس سے صاف طور پر چار یار کا لفظ مفہوم ہوتا ہے۔ اور ابتدا میں انہی چاروں کے چار نام مذکور اور آخر میں بعد ارجاع ضمیر اصحاب یار کا لفظ موجود تو چار یار صاف ماخوذ اور ظاہر کہ ان چاروں کو اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا صاحب و یار بتلایا۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی انہیں اپنا صاحب و یار فرمایا۔ اہلسنت وجماعت نے اپنی طرف سے چار یار کے لفظ کا اختراع نہیں کیا اور اگر کرتے بھی۔ تو بے قاعدہ و بلا مناسبت نہ ہوتا۔ اب ہم معترض سے پوچھتے ہیں۔ کہ روافض جو حضرت علی کرم اللہ وجہہ پر شیر خدا مشکل کشا وغیرہ الفاظ اطلاق کرتے ہیں یہ کس عربی لفظ کا ترجمہ ہے اور وہ لفظ قرآن میں ہے یا حدیث میں؟ اور اللہ تعالیٰ نے ان پر اس لفظ کو اطلاق کیا ہے اور یا نہیں اس صفت کے ساتھ مخصوص کیا یا رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یا روافض نے خود گھڑے ہیں۔ مگر یہ یاد رہے کہ اہل سنت وجماعت کے قواعد وجوابات کو جواب بارے میں ہیں ہاتھ نہ لگے۔

اللہ تعالیٰ سنیوں کو جہالت سے بچائے اور جاہلوں بدمذہبوں سے بچنے اور جدا رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ تاکہ وہ ایسی بے فائدہ باتوں کو سننے سے محفوظ رہیں۔

(حشمت علی مفتی۔ محلہ گڑھیا۔ بریلی)

اخبار پندرہ روزہ نہیں بلکہ سہ روزہ کر دیں

مکرم بندہ جناب حکیم محمد سراج الدین احمد صاحب نقشبندی۔ بعد السلام علیکم کے واضح ہو کہ حسب ارشاد حضور پُر نور حضرت سلطان العارفین سیدنا ومولانا و مرشدنا سید حاجی صوفی سید محمد فضل شاہ صاحب سجادہ نشین نقشبندی قادری عفی عنہ حال وارد ہوتہ شریف تحریر کرتا ہوں کہ حضرت عالی درجت آپ کے اخبار قومی کیلئے دعا فرماتے ہیں۔ براہ کرم پندرہ روزہ نہ کیا جائے اور آج حضرت عالیجاہ نے حکم دیا ہے۔ کہ حکیم صاحب کو لکھدو۔ کہ ہرگز فکر نہ کریں۔ اللہ کیفر نظر رکھیں۔ دوبارہ تاکید ہے کہ اخبار کو برابر ہفتہ وار جاری رکھیں بلکہ سہ روزہ کرنے کی کوشش کریں۔ (خریدار نمبر ۱۶۳۳)

پتہ مطلوب ہے

مولانا امانت رسول صاحب خلف اکبر جناب مولانا ہدایت رسول صاحب لکھنوی رحمۃ اللہ علیہ کا پتہ جن صاحب کو معلوم ہو بذریعہ الفقیہ اطلاع دیں (محمد شکر اللہ خان از ہوڑہ)

انتقال پُر ملال مولانا عبد السبحان صاحب غازی پوری نے بتاریخ ۲۰ جمادی الثانی مطابق ۲۹۔ دسمبر ۳۳ء کو بمقام ابہج گڑھ ضلع ۲۴ پرگنہ اس عالم جاودانی کو لبیک کہا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مولانا موصوف کا جنازہ کلکتہ سے غازیپور روانہ کیا گیا۔ دعا کیجئے کہ مولانا موصوف کو خداوند کریم اپنے جوار رحمت میں جگہ دے اور آپکے فرزند ارجمند مولانا رضوان صاحب وغیرہ کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ اللہم آمین۔

(محمد شکر اللہ خاں از ہوڑہ)

گذارش تمام ہندوستان کے مسلمانوں سے یہ مودبانہ گذارش ہے کہ محض ذرا سی تکلیف کرکے اپنی فضول خرچی کو بند کریں اور اس کے عوض میں جماعت رضائے مصطفےٰ بریلی کی امداد کریں ورنہ ضروری واہم شعبۂ تبلیغ کا کام بند ہو جائے گا۔ اور پرچہ الفقیہ و رسالہ حنفی کے خریدار بنیں اور نہیں تو بروز حشر اللہ تبارک و تعالیٰ کے سامنے انکار نہیں کر سکتے کہ ہم کو خبر نہ ہوئی۔ کہ صراط مستقیم کی باتیں کسی نے ہم سے نہ کہیں میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان باتوں کے کرنے کی مسلمانوں کو توفیق بخشے آمین۔

(محمد شکر اللہ خان از ہوڑہ)

نامۂ رشید

حضرات! میں ایک خادم اہل سنت وجماعت ہوں اور میری نظر میں یہ اہم ضروری نظر آتا ہے۔ کہ اس وقت ہندوستان کے بڑے بڑے شہروں میں منجانب اہل السنۃ والجماعۃ زبردست جلسے قائم کئے جائیں۔ اور وفد حجاز پر اپنے اعتمادی کا اظہار اور نجدیوں کی حکومت حجاز پر اظہار ناراضگی کیا جاوے۔ اور ایسی تجاویز سے بذریعہ تار بااشندگان حجاز و جدہ کو مطلع کیا جاوے۔ سنا گیا ہے کہ مولوی شیخ عبید اللہ لاہوری جو عرصہ سے کابل میں مقیم تھا اور بوجہ ظہور عقائد خبیثہ کے اس کو بجائے اس امر کے کہ وہ دوسرے حنفی مسلمانوں کو وہابی کرے اسکو خود اپنی زندگی بسر کرنی مشکل ہوئی۔ اور وقت آ رہا تھا کہ اس کے ساتھ نعمت اللہ سرائی کا سا معاملہ کیا جاوے۔ مگر خوش قسمتی سے وہ بھاگ کر وہاں سے نکلا اور نجد میں آ کر اپنے امام الوہابیہ ابن عبد الوہاب نجدی کے گدی نشین ابن سعود کے ہاں پناہ گزین ہوا۔ اور نجدیوں کی سیاسی ترقی کے لئے دوسرے ہندی وہابیوں کے مشورہ کے ساتھ حجاز پر فوجکشی کا مشورہ دینے لگا جیسا کہ خود نجدی اقراری ہیں۔ کہ ہمیں حجاز پر فوجکشی کا مشورہ بعض ہندی مسلمانوں نے دیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہندی وہابی نجدی پروپیگنڈا کو زور شور کے ساتھ شروع کر رہے ہیں۔ خود بانی مذہب وہابیہ ابن عبد الوہاب نجدی کی مدح میں امام مصلح مجدد وغیرہ کے الفاظ استعمال کئے جاتے ہیں مجموع عیسے شتواں گشت تبا ئید خرے چند

نجدیوں کے حقیقت حال پر روشنی ڈالنے والے کو تفرقہ پرداز اور شریفی پروپیگنڈا کرنیوالا کہا جاتا ہے۔ حالانکہ تمامی اہل السنۃ شریف حسین کی عملی خرابیوں کے باعث ایسے بری اور بیزار ہیں۔ جیسے کہ اعتقادی خرابیوں اور مظالم کیوجہ سے نجدیوں سے بری اور بیزار ہیں۔

دوسری عرض میری یہ ہے کہ اب فوراً آل انڈیا حنفیوں کی ایک جمعیۃ علماء الاحناف یا بالفاظ دیگر "جمعیۃ علماء اہل السنۃ والجماعۃ" کے نام سے انجمن قائم کی جاوے۔ جس میں بریلوی بدایونی۔ لکھنوی۔ مراد آبادی۔ کانپوری۔ رامپوری وغیرہ اہل سنت والجماعت علماء شامل ہوں۔ اور وہابی مشرب کا ایک فرد بھی اس میں شامل نہ کیا جاوے۔ کہ آخر بجائے اصلاح کے مفسدہ ثابت ہوگا۔ اگرچہ وہ بظاہر حنفی ہی کہلاتا ہو۔ فقط۔

والسلام۔ الراقم عبد الرشید ریاست جودھپور

رئیس وفد حجاز کا برقی پیغام

قارئین کرام اخبارات میں یہ خبر پڑھ چکے ہیں کہ جمعیۃ مرکزیہ خلافت نے جو وفد حجاز کو روانہ کیا تھا۔ اسے بندرگاہ جدہ پر روک لیا گیا ہے۔

آج ہم مولوی سید سلیمان ندوی رئیس وفد کا وہ برقی پیغام درج کرتے ہیں جو انہوں نے مجلس خلافت کے نام ارسال کیا ہے۔

"مختلف ملاقاتوں میں ہم سب نے معاملات کی بنسبت ملک حجاز علی بن حسین اور اس کے وزراء سے بحث و تحقیق کی، اور ان کیطرف سے آخری قطعی تحریری جواب لے لیا۔

انکی رائے میں جمہوریت کی تجویز غیر ممکن العمل ہے اور وہ (بین الملی اسلامی) موتمر کو بیفائدہ اور اسکا انعقاد عملاً محال تصور کرتے ہیں۔ وہ موجودہ ملک حجاز (علی) کے زیر سایہ ایک آئینی دستوری حکومت کے لئے رضامند ہیں۔ اور ان کے خیال میں اس حکومت کے لئے موجودہ ملک حجاز (علی) کا وجود ضروری و ناگزیر ہے۔ مذہبی امور میں وہ شائد مسلم ممالک کے نمائندوں کو بطور مشیر شریک کرسکیں۔ وہ جمعیۃ مرکزیہ خلافت کے ساتھ مفاہمت کیلئے تیار ہیں۔ مکہ معظمہ کا راستہ بوجہ جنگ مسدود ہے۔ ابن سعود کی طرف سے بحث و تحقیق کیلئے دعوت نامہ موصول ہوچکا ہے لیکن ہمیں اسوقت تک آگے جانے سے روک دیا گیا ہے۔ جبتک تک کہ ہم اور ابن سعود مقامی حکومت کی وساطت سے گفت و شنید کے بعد تحریراً شریف علی کو جائز اور حقیقی بادشاہ تسلیم نہ کرلیں۔ براہ کرم تار کے ذریعے مناسب ہدایات بھیجئے۔"

الفقیہ — اللہ تعالےٰ امیر علی کی ہمت میں برکت دے کہ جلد نجدیوں کا قلع قمع کردے اور حرم پاک کو ان کے وجود نامسعود سے پاک و صاف کردے۔

مولوی کفایۃ اللہ اور مولوی احمد سعید

اتحاد کانفرنس کے ایام میں ہندو صاحبان نے مسلم بھائیوں کی تواضع کے لئے دال سیو اور چاء کا انتظام کیا۔ کئی مسلمان صاحب بیٹھے تھے جب سب سے اول مولوی احمد سعید اور ان کے بعد مولوی کفایت اللہ نے بسم اللہ کی تو مولوی فقیر محمد سے بھی کہا کہ آپ بھی کھائیے۔

مولوی فقیر محمد نے کہا کہ میں تو صرف طیب و حلال مسلمانوں کے ہاں کا کھاتا ہوں۔ مولوی کفایت اللہ اور مولوی احمد سعید کیطرف اشارہ کرکے کہا کہ آپ رسول اللہ کے گدی نشین ہیں۔ آپکو تمثیل بننا چاہیئے دیگر مسلمانوں کے لئے۔ اگر آپ ہی ایسی بدگمانی شروع کریں گے تو باقی مسلمان بھی ہندوؤں کے ہاں کھانا شروع کردینگے۔

ایک ناظر کا بیان ہے کہ مولوی کفایت اللہ تو شرما گئے اور مولوی احمد سعید نے قریب ڈیڑھ سیر کے دال سیو ہڑپ کئے اور پانچ پیالیاں چاء کی پیں۔

باقی مسلمانوں نے باہر جاکر پانی پیا۔ اور مسلم دکانداروں سے سودا خریدا۔

مسٹر گاندھی کی اشتعال انگیزی

مسٹر گاندھی نے پنجاب کی گذشتہ پولیٹیکل کانفرنس کی تقریر کے دوران میں یہ کہا تھا کہ:

"اگر مسلمان کہیں کہ ہم گائے کو مارنا نہیں چھوڑتے تب آپکو لڑنا چاہئیے۔ آیا وہ کاشی کے مندر کی مورتیوں کو پتھر کہیں یا اس کی بے عزتی کریں، تو بھی آپ مت لڑیں کیونکہ وہ پتھر کا ٹکڑا نہیں ہے۔ میرے لئے تو اس میں خدا ہے۔ میرے لئے تو وہ ایسا ہے جیسا کہ مسلمانوں کے لئے کعبہ شریف ہے"

بلاشبہ اگر کسی فرقہ کے مذہب کی توہین کی جائے تو اس فرقہ کو گلہ کرنا بلکہ مذہب کے لئے جان دینا ضروری ہے۔ مگر مسٹر گاندھی کا صرف گؤماتا کے "تقدس" کا لحاظ کرنا۔ اور مسلمانوں کی قربانی کے مسئلہ کو نظر انداز کرنا۔ "پتھر کے ٹکڑے" کو خدا سمجھنا اور مسجد کو حرم نہ سمجھنا۔ انکی محض یکطرفہ سیاست کی دلیل ہے۔ جس کے ہم ہمیشہ کثرت سے شواہد پیش کرتے رہے ہیں۔ پھر یہ کہ ہندوؤں میں آریہ مذہب والے نہ گائے کی تقدیس کرتے ہیں۔ نہ پتھروں کو خدا سمجھتے ہیں۔ اور یہ ہو سکتا ہے کہ مسلمانوں کو پریشان کرنے کے لئے وہ مسٹر گاندھی کے "خدا" کے ساتھ گستاخی کر گذریں اور مسلمانوں کے سر ڈالیں۔ ان تمام صورتوں کا لحاظ کرکے مسٹر گاندھی کو مسلمانوں کی قربانی اور مساجد کا بھی ذکر کرنا تھا۔ جو انہوں نے نہیں کیا۔ کیوں؟ محض اس لئے کہ مسلمانوں کے جذبات سے کوئی ہمدردی نہیں ہے۔

بارہا گفتم و بر گفتہ خود دل شادم

صحت یابی

ہنایت خوشی و مسرت کا مقام ہے کہ عالی جناب قبلہ مولانا مولوی چوہدری عبد الحمید خانصاحب شروانی رئیس سہاور جنکی صحت کے متعلق ناظرین اخبار سے مورخہ ۲۱ دسمبر ۲۴ء کے اخبار الفقیہ کے صفحہ اول میں استدعا کیگئی تھی۔ خدا وند تبارک و تعالےٰ کے فضل و کرم سے بمقابلہ سابقہ کے اب بہت اچھے ہیں ناظرین کرام دعا کریں۔ کہ اللہ تعالےٰ ان کو صحت و عافیت کے ساتھ تادیر ہمارے سروں پر قائم رکھے آمین

(ایڈیٹر)

مجرّبات

پرانی بلغمی کھانسی و دمہ کا مجرب نسخہ

یعنی نمک شیشہ عمدہ ۳ تولہ باریک کر کے ۱۲۰ روز شیر مدار میں تر کر کے بعدہٗ کوزہ میں بند کر کے ۵ سیر پختہ کی آگ دیں۔ اور یہ کشتہ چار رتی۔ مغز بادام چار عدد۔ منقہ کلاں عدد سب کو باریک کر کے ملا کر آٹھ خوراک بنا دیں پہلے روز ہی فائدہ معلوم ہو جائے گا۔ تیل دار چیز۔ گرم و ثقیل چیزوں سے پرہیز۔ مجرب ہے۔

عارضہ اسقاطِ حمل

جن عورتوں کو اسقاط حمل کا عارضہ ہو جس وقت معلوم ہو کہ ..... قرار پا گیا ہے۔ گوشت چھوڑ دیں۔ اور ذیل کی گولیوں کو ہمیشہ بوقتِ صبح نہار منہ ایک گولی پانی کے ساتھ تا پیدائش کھاتی رہیں۔ بہت مفید ہیں۔

ابرک سفید کو باریک کر کے دہی میں کھرل کر کے آگ دیں۔ پھر دہی میں کھرل کریں اور آگ دیں۔ یہ کشتہ اور موچرس اور اجوائن خراسانی سب برابر وزن لیکر باہم ملا کر گھوٹ کر مرچ سیاہ کے برابر گولیاں تیار کریں۔ یاد رہے کہ بڑے بڑے معجون حمل قیمتی نسخہ جات اور معجونیں بھی اس جیسا فائدہ نہیں کرتیں جن لوگوں کو ان دواؤں کا حقیقی اثر معلوم ہو گیا۔ وہ بہت فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ اور تجربہ شرط ہے۔ ورنہ خرچ کچھ بھی نہیں۔

بانجھ پن کا مجرب نسخہ

باقی یہ عرض ہے کہ مذکورہ کشتہ ابرک ایک اور معجون میں جو کہ بانجھ پن کے واسطے تیار کی جاتی ہے پڑتا ہے۔ باؤ گولہ۔ اختناق الرحم۔ وکابوس نیز مرگی۔ سدر و سر۔ پرانی امراض دماغ۔ مالیخولیا وغیرہ کو بھی مفید ہے۔ مگر تجربہ بانجھ پن پر ہے۔

ترکیب:۔ برگ سناکی۔ کوٹ چھان کر مغز بادام مقشر۔ منقہ دانہ نکال کر اور قند سیاہ (گڑ) عمدہ سب چیزیں برابر وزن لیکر مغز بادام کو خوب گھوٹ کر پہلے اس میں سنا ملائیں بعدہٗ منقہ۔ اور پھر قند سیاہ ان سب کو باہم خوب گھوٹ کر اس معجون میں فی تولہ ۲ رتی مذکورہ کشتہ کے حساب سے ملائیں۔ خوراک ۹ ماشہ دودھ کیساتھ بعد از دوپہر کھائیں۔ غذا دال روٹی۔ تمام مضر چیزوں سے احتیاط رکھیں۔ رحم کی تمام خرابیاں دور ہو جائینگی۔ کم از کم عورت دو ہفتہ استعمال کرے۔ جماع سے پرہیز کریں۔

دردِ کمر عرق النساء اور گنٹھیا کا ازحد مفید نسخہ

برادہ بارہ سنگا بقدر دو تولے لیکر شیرہ آک میں خوب تر کر کے کشتہ کریں۔ یہ کشتہ ایک تولہ اجوائن خراسانی ۲ ماشہ۔ بھنگھال ۹ ماشہ۔ قند سیاہ ۹ ماشہ سب ملا کر کوٹ کر گولیاں نخود کے مقدار تیار کریں۔ ایک گولی مکھن یا شوربے مرغ کیساتھ روز دیں۔ خوراک روٹی و شوربہ وغیرہ۔ ایک ہفتہ میں فائدہ ہو۔ (المنیر)

سیام میں ۵ - لاکھ مسلمانوں کا ارتداد

روانگی وفد کی تجویز

آگرہ، ۱۱ جنوری۔ سیام میں ۵ لاکھ مسلمانوں کے ارتداد کی خبر نے مسلمانانِ ہند کو مضطرب کر دیا ہے میں مرکزی جمعیۃ تبلیغ الاسلام کی اس تجویز کی دل سے تائید کرتا ہوں۔ کہ تحقیق حالات کیلئے ایک وفد سیام بھیجا جائے۔ چونکہ وفد کی روانگی نہایت ضروری ہے۔ اسلئے میں مسلمانانِ ہند سے عموماً اور اپنے احباب سے خصوصاً استدعا کرتا ہوں کہ جمعیۃ مرکزیہ تبلیغ الاسلام شہر انبالہ کو فوراً مالی امداد دیجائے۔ اس کے ساتھ ہی میں سید غلام بھیک صاحب نیرنگ بی۔ اے۔ معتمد عمومی جمعیۃ مذکورہ سے بھی التماس کرتا ہوں کہ پروانہ ہائے راہداری کے لیے فوراً درخواست کریں۔ اور سرمایہ کا انتظار نہ کریں۔ کیونکہ مجھے یقین ہے کہ خداوند تعالےٰ ہماری امداد کریگا۔ اور مسلمان باوجود اپنی گوناگوں مشکلات اور مصائب کے اپنی امداد اور اعانت سے دریغ نہ کریں گے۔ چاہیئے کہ ایک غیر معمولی اجلاس منعقد کیا جائے۔ اور اس میں وفد کے اراکین منتخب کئے جائیں۔ میرے خیال میں مصرحہ تحت حضرات وفد میں شامل ہوں:۔ مولوی ظفر علیخاں ڈاکٹر کچلو۔ حاجی محمد حسین بیرسٹر۔ خواجہ عبدالمجید۔ مولوی احمد سعید دہلی۔ نثار احمد اسیر کراچی۔ مفتی آگرہ)

مسئلہ موصل کا تصفیہ

لیگ اقوام کا وفد قسطنطنیہ پہنچ گیا

تحقیقات کم از کم دو مہینے میں ختم ہوگی

استانبول، ۳۰ دسمبر۔ لیگ اقوام نے جو وفد مسئلہ موصل کیلئے مقرر کیا ہے۔ وہ قسطنطنیہ پہنچ گیا ہے اس کمیشن کے صدر کونٹ ٹیلیک ہیں۔ ۲ جنوری کو اراکین وفد انگورہ جائیں گے۔ حکومت انگورہ سے بات چیت کر کے پھر قسطنطنیہ واپس آئیں گے قسطنطنیہ سے بیروت جائیں گے اور بیروت سے موٹروں کے ذریعہ موصل پہنچیں گے۔

ایک گفتگو کے دوران میں صدر وفد نے بیان کیا کہ اس تحقیقات پر دو مہینے صرف ہوں گے اور تحقیق آہستہ آہستہ عمل میں آئیگی لیکن ہر طرح بے لوث اور شاقانہ ہوگی۔

غازی اعظم

غازی مصطفےٰ کمال پاشا قونیہ روانہ ہو گئے ہیں آپ دس روز تک وہیں قیام فرمائیں گے۔

۸۰ منزلہ عمارت

امریکہ کے شہر نیویارک میں ایک عمارت تعمیر ہوئی ہے کہ جس کی ۵۲ منزلیں ہیں۔ ۷۹۲ فٹ بلند ہے یہ عمارت اب دنیا کی سب سے بلند ترین عمارت ہے لیکن حال ہی میں یہ طے ہوا ہے کہ ایک ۸۰ منزلہ عمارت بنائی جائے۔ اور اسکی بلندی اسی نسبت سے زیادہ ہوگی

ایک عظیم الشان ہوٹل

لندن میں ایک بہت بڑا ہوٹل تعمیر ہوا ہے جسکا نام رائل ہوٹل ہے۔ اس ہوٹل میں ایک ہزار تو بڑے کمرے ہیں۔ اور چھوٹے کمروں و غسلخانوں کی تعداد بھی اسی تعداد کے تناسب ہے۔

بے آواز ہوائی جہاز

فرانسیسی کوشش کر رہے ہیں کہ جنگی طیارہ اس قسم کے تیار کریں کہ اڑنے میں آواز نہ نکلے۔ اور جنگ میں

شاندار اسلامی کتب

تذکرۃ العلماء والمشائخ } اس میں قریباً سوا سو علمائے کرام اور مشائخ عظام کے جو پانچویں صدی ہجری میں عہد دولت غزنویہ سے لیکر پندرھویں صدی کے اخیر تک اپنی علمی مجد کی وجہ سے فخر البلاد تھے [illegible] کے علاوہ اخیر میں چند نامور عالمہ عورتوں کے علم و فضل کا بھی تذکرہ اسمیں درج ہے۔ قابل دید کتاب ہے۔ قیمت ۱۰/

شفاء القلوب } مصنفہ عالیجناب مولانا مولوی عمر کریم صاحب۔ اسمیں یہ ثابت کیا گیا ہے کہ مقبول بندگان خدا کو ان کی زندگی میں اور بعد [illegible] وسیلہ بنانا اور ان سے فریاد کرنا ایک ایسی سنت مستمرہ ہے جو کہ ابتدا سے اس وقت تک جاری رہی ہے۔ اسمیں احوال قبور اور موتی پر بھی ایک وسیع بحث کیگئی ہے۔ ۸/

مولود شریف } مصنفہ عالیجناب مولوی سید عمر کریم صاحب مرحوم یہ کتاب بے بہا ہے نام سے ہی ظاہر ہے اسکی خوبی دیکھنے پر منحصر ہے۔ جو اڈیٹر [illegible] الہلال مولانا ابو الکلام آزاد کے جواب میں لکھی گئی۔ ۸/

میلاد الرسول مردوفہ حصہ } حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مبارک تقریب کے متعلق ملک کے زبردست اہل قلم حضرات کے مضامین نظم و نثر درج ہیں ۶/

الجرح علی البخاری حصہ اول } مؤلفہ عالیجناب مولٰنا مولوی سید عبد الغفور صاحب دام فیوضہ۔ اس کتاب میں علمائے احناف نے جو مضامین جرح کتاب بخاری پر ارقام فرمائے ہیں۔ انکا مجموعہ قابل دید ہے۔ ۸/

انوار القدسیہ } حضرت امام شعرانی رحمۃ اللہ علیہ کی عربی کتاب کا اردو ترجمہ تصوف کی بے نظیر کتاب تزکیہ قلب کے واسطے حقیقی رہنما۔ ۱۲/

کتاب الروح } اس کا ترجمہ عربی سے سلیس اردو زبان میں کیا گیا ہے۔ روح انسانی کے متعلق بے نظیر معلومات کا ذخیرہ ارواح کی گذشتہ آئندہ اور موجودہ حالات کا پورا مکمل بیان مصنفہ علامہ ہادی مصری فلاسفر حجم ۳۱۲ صفحہ کلاں قیمت ۱۲/

تحفۃ الناظرین } یہ وہ نایاب کتاب ہے جس میں غیر مقلدین کے تمام عقائد [illegible] ساتھ قرآن و حدیث اور ان کے اقوال [illegible] گئی ہیں۔ [illegible] تحفہ خلف الامام۔ جیسا [illegible] حکم طوائف [illegible] مولود شریف۔ نذر غیر اللہ شرک۔ بدعت وغیرہ وغیرہ۔ میں گفتگو ہے اس جامع کتاب میں تمام مسائل نہایت تشریح اور دلائل کے ساتھ ثابت کیا ہے ۹/

سماع موتٰی و استمداد } اس میں دلائل عقلیہ نقلیہ سے ثابت کیا گیا ہے کہ مردے سنتے ہیں اور بزرگان دین سے استمداد جائز ہے۔ ۴/

المعراج } اس میں حضرت خواجہ دو عالم فخر انبیاء و اولیاء حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے جسمانی معراج کا ثبوت قرآن و احادیث سے اور آثار صحابہ و اقوال فقہاء سے نہایت وضاحت اور سلیس اردو میں تحریر کیا گیا ہے۔ موحدین تک نے اس کتاب کی خوبی و عمدگی کا اعتراف کیا ہے۔ ۱۲/

پیر کا بکرا } جس میں مسئلہ حلت و حرمت بکرا پیر دگیارہویں اور مولود شریف وغیرہ کے کھانے کے جواز پر قرآن و حدیث صحیحہ سے نہایت دلائل و براہین میں محققانہ طور پر شرح اور بسط سے مدلل بحث کیگئی ہے۔ ۶/

الفوز الکبیر اردو نحو میر } مولانا ابو المحامد احمد علی صاحب مولوی اعظمی نے کمال خوش اسلوبی سے عام فہم انداز میں ترجمہ کیا ہے جس سے طلبہ کو آسانی ہو۔ ۸/

القول السدید فی اثبات التقلید - بحث تقلید میں بے نظیر ہے۔ ۳/

اباطیل وہابیہ } ناظرین اگر آپ کو کسی غیر مقلد وہابی شیعان علی کے عقاید کفریہ و باطلہ کے سننے کا موقعہ نہ ہوا ہو تو اس مختصر رسالہ کو ضرور خریدیں کیونکہ یہ رسالہ قابل دید ہے جس کے مطالعہ کرنے سے عقاید باطلہ سے بیزار ہو کر ایمان بچاتا ہے۔ اگر آپ ہزارہ روپیہ خرچ کریں تو بھی ایسی کتاب نہیں پاسکتے۔ نیز یہ فرقہ ہندوستان میں کیسے وکب اور کیونکر آیا اور عبد الوہاب نجدی جن کے غیر مقلد پیرو ہیں کون تھا؟ اسکا مختصر حال درج ہے۔ ۴/

عربی بولچال } اس کتاب کے مطالعہ سے آپ بغیر استاد کی مدد کے عمدہ عربی بولچال سیکھ سکتے ہیں۔ ۸/

کرشمہ قدرت } ایک دیوبندی وہابی مولوی کے افسانہ عبرت کا جواب جسمیں علمائے احناف کا نام لیکر فراخدلی سے گالیاں دی ہیں اسکا جواب ہے سو یہ کرشمہ قدرت۔ مصنفہ مولانا مولوی محمد خوب صاحب نقشبندی احمدآبادی قابل دید کتاب ۸/

تصور پیر } اس میں تصوف و سالک کے معرکۃ الآرا مسئلہ پر فیصلہ کن مدلل بحث کیگئی ہے۔ ۴/

معیار الحق } مصنفہ مولانا مولوی عبد السمیع صاحب بنارسی۔ اس میں [illegible] ساطعہ سے ثابت کیا گیا ہے کہ فرقہ ناجیہ حنفی [illegible]

تحفۃ الاتقیاء فی تحقیق افضل البشر بعد الانبیاء }
اس میں ثابت کیا گیا ہے کہ انبیاء کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ سب سے افضل ہیں۔ نہایت عمدہ کتاب۔ اسکی خوبی دیکھنے پر منحصر ہے۔ ۹/

رحمۃ للعالمین } رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے رحمۃ للعالمین ہونے پر اڈیٹر اہلحدیث کا انکار اور اس کا جواب جسمیں مستند دلائل و براہین پیش کئے گئے ہیں۔ قابل دید۔ ۵/

پتہ:- مینجر اخبار الفقیہ امرتسر (پنجاب)